۱
رکنِ دینِ نبوی جب کہ گرایا رن میں
دہلِ فتح لعینوں نے بجایا رن میں
ورقِ مصحفِ ناطق کو مٹایا رن میں
شمعِ قندیلِ امامت کو بجھایا رن میں

گھر جلا مال لٹا خیمے بھی تاراج ہوئے
ایک چادر کو حرم شاہ کے محتاج ہوئے

۲
گود میں بچے لئے بی بیاں با حالِ تباہ
آئیں جب گنجِ شہیداں میں بصد نالہ و آہ
دیکھا بے گور پڑا ہے خلفِ شیرِ الٰہ
ہنس کے آپس میں یہ کہتے تھے عدوئے گمراہ

لاشۂ شبیرؑ کا مدفون نہ ہونے دینا
بھائی کے لاش پہ زینبؑ کو نہ رونے دینا

۳
سن کے یہ ٹکڑے ہوا زینبِ بیکس کا جگر
گر پڑی لاشۂ حضرت پہ بحالِ مضطر
سینہ پر ہاتھوں کو رکھ اور یہ بولی رو کر
خلفِ شیرِ خدا فاطمہؑ کے نورِ نظر

آج کیا وقت ہے اولادِ پیمبرؐ کے لئے
تم کفن کے لئے محتاج ہیں چادر کے لئے

۴
کیا ستم شمر کا حضرت سے کہے یہ خواہر
لوٹنے بیوہوں کو خیمہ میں لے آیا لشکر
جس سے کاٹا تھا ترا خشک گلا اے سرور
خوں بھرا پہلے وہ عابدؑ کو دکھایا خنجر

بچے غش ہوتے تھے اس کو نہ ترس آیا تھا
زلفیں پکڑے ہوئے سر آپ کا لے آیا تھا

۵
تھی سکینہؑ جو بہت آپ کی پیاری دختر
کان زخمی کئے اور چھین لئے اس کے گہر
اور طمانچے بھی کئی غصہ سے مارے منھ پر
خاک پر غش میں پڑی لوٹتی تھی تشنہ جگر

ہوش آیا بھی تو یوں درد سے چلاتی تھی
لاشِ عباسؑ لبِ نہر پہ تھراتی تھی

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۶
آپ نے مجھ کو اوڑھائی تھی جو زہراؑ کی ردا — اس ردا کیلئے کی شمر نے مجھ پر یہ جفا
میں جو چھپنے لگی خیمہ میں تو مارا نیزا — درد سے نیزہ کے گر گر پڑی ہوں میں ہر جا

تم سوا کون سُنے نالہ و آہِ زینبؑ
پشت زخمی ہے مری پشت پناہ زینبؑ

۷
بھائی کی لاش سے کہتی تھی یہ زینبؑ ناچار — ناگہاں آیا اُدھر شمر لعیں بد کردار
بولا زینبؑ سے کہ اب جلد ہو اشتر پہ سوار — دیکھنا راہ میں بھائی کو تو اے سینہ فگار

حکم حاکم سے یہ سب ظلم و ستم کرتا ہوں
میں تو زینبؑ ترے رونے سے نہیں ڈرتا ہوں

۸
کہا زینبؑ نے کہ بے وارثی ہوں اے خونخوار — اتنا بھی ظلم نہ کر بہرِ رسولؐ غفّار
بے کفن خاک پہ ہے شیرِ خدا کا دلدار — اتنی فرصت دے بناؤں شہِ بیکس کا مزار

بے کفن خاک پہ زہراؑ کا تو پیارا ہووے
میں چڑھوں اونٹ پہ کیونکر یہ گوارا ہووے

۹
یہ سخن رو کے جو ہیں زینبؑ بیکس نے کہا — کیا کہوں ظلم جو کچھ شمرِ ستمگر نے کیا
دخترِ فاطمہؑ کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا — کر دیا سیدِ مظلوم کے لاشہ سے جُدا

مثلِ بسمل شہِ دیں کا تنِ بے سر کانپا
نہر پہ لاشۂ عباسؑ دلاور کانپا

۱۰
گرد زینبؑ کے کیا بیکسوں نے آ کے ہجوم — دیکھا بے غش میں پڑی خواہرِ شاہِ مظلوم
جسم سب سرد کہیں دم نہیں ہونا معلوم — کہا یا لوٹ گئیں خلد میں زینبؑ مغموم

حیف صد حیف کسی کا بھی سہارا نہ رہا
خلق میں کوئی بزرگ اب تو ہمارا نہ رہا

Presented by www.ziaraat.com

جب پڑی زینبؑ بیکس پہ سکینہؑ کی نگاہ سر پھوپی کا رکھا زانو پہ بہ احوالِ تباہ	۱۱	بیٹھی زینبؑ کے سرہانے وہ بصد نالہ و آہ اور چلائی وہ ناداں بہ فغانِ جاں کاہ

دخترِ شاہ نجف زینبؑ مضطر بولو
بولو اے عاشقِ فرزند پیمبرؐ بولو

آپ کے ہاتھ میں تھا ہاتھ مرا شہ نے دیا آج تم نے بھی مصیبت میں مجھے چھوڑ دیا	۱۲	اور فرمایا تھا ہشیار تم اس سے رہنا نہ چچا اب مرے سر پر ہے نہ بابا میرا

چاہنے والی مری اے پھوپی اماں بولو
اب کدھر جاؤں میں اے زینبؑ ذیشاں بولو

مرثیہ نمبر ۱۰

غارت خیمۂ سرور کو جب آئے اعدا شور بی بیوں میں ہوا ہے غضب آئے اعدا	۱	ننگی تلواریں لئے بے ادب آئے اعدا کوئی وارث نہ رہا سر پہ تب آئے اعدا

آس اب کس کی ہے کون آہ بچائے ہم کو
ان جفاکاروں سے اللہ بچائے ہم کو

بی بیاں کرتی تھیں فریاد کہ ہم لٹتے ہیں آج بے جرم یہ پابند الم لٹتے ہیں	۲	اے خدا تیرے پیمبرؐ کے حرم لٹتے ہیں یوں مسافر کبھی پردیس میں کم لٹتے ہیں

آگ پردے کی قناتوں میں لگا دی ہے ہے
مسندِ احمدِ مختار جلا دی ہے ہے

تھی بپا آلِ نبیؐ میں فغاں و زاری نکلے میدان میں گھبرا کے حرم اک باری	۳	اتنے میں راکھ ہوئیں جل کے قناتیں ساری برچھیاں تانے ہوئے گرد تھے ان کے ناری

ڈر سے سینے میں کسی بی بی کے سانس اڑتی تھی
لڑکھڑا کر کوئی بچہ لئے گر پڑتی تھی

Presented by www.ziaraat.com